نام کتاب : اسلام میں بوڑھے وعمر دراز کے حقوق

مصنف : مولانا محمد شمشاد ندوی

استاذ جامعۃ الہدایہ، رام گڑھ روڈ، لال واس،

جے پور راجستھان

mdshamshadnadwi@gmail.com

Mb. 09829158105

سن اشاعت : ۲۰۱۲

ایڈیشن : اوّل

تعداد : ایک ہزار

صفحات : ۱۴

سائز : 23x36

قیمت :

کمپوزنگ : القلم کمپیوٹرس رام گنج جے پور

ناشر : الکریم اسلامک اکیڈمی، شیوہر (بہار)

اسلام میں بوڑھے وعمر دراز کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات میں انسان کو اشرف بنایا۔اس کو علم،عقل،صلاحیت اور فہم وفراست عطا فرمائی۔انسان ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔اُن میں نیک وبد،عالم وجاہل،مشرک ومومن،اپنے اور پرائے،ہمسایہ واجنبی وغیرہ ہیں۔مرد وعورت میں مختلف رشتہ داریاں اور حقوق و واجبات ہیں۔ان میں بچے،جوان،بوڑھے محتاج وکمزور،یتیم و بیوہ اور بیمار و اپاہج بھی ہیں۔انسانی نسل میں مختلف قبائل وخاندان،رسم ورواج،مذہب ومسلک،رنگ ونسل،ملک ووطن ہیں لیکن تمام تر تفریقات کے باوجود کچھ قدریں مشترک ہیں اور انسانی آبادی میں ان قدروں پر عمل ہوتا رہا ہے۔بچوں سے شفقت ومحبت اور بوڑھوں کا ادب واحترام تمام قوموں اور مذہبوں میں پایا جاتا ہے اور انسانی سماج میں ہر عمر کے لوگوں کے لیے الگ الگ برتاؤ پایا جاتا ہے لیکن آج بدلتے حالات کے ساتھ بہت سی پرانی قدریں پامال ہو رہی ہیں۔مغربی ممالک اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے سماج میں بوڑھے مرد اور عورت پر ظلم وزیادتی پائی جارہی ہے۔ان کا ادب و احترام،ان کی خدمت وخبر گیری سے خود اولاد دور ہوتی جارہی ہے۔بوڑھے اپنے ہی گھر سے سے نکلنے پر مجبور ہو رہے ہیں اور سرکاری رہائش گاہوں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔آئے دن ان پر زیادتی کی خبریں سامنے آرہی ہیں۔

مسلم خاندان ومعاشرہ میں بھی بتدریج تبدیلیاں آرہی ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ عمر رسیدہ کے حقوق اور ان کے ادب واحترام اور خدمت وخبر گیری کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات کو قدرے تفصیل کے ساتھ لکھا جائے اور وعظ ونصیحت اور آپسی ملاقاتوں میں بھی بڑوں کے ادب وخدمت کو بار بار دہرایا جائے اور بچوں پر شفقت ومحبت اور بڑوں کے ادب واحترام کا عمومی ماحول پیدا کیا جائے۔

اسلام نے چھوٹوں پر شفقت ومحبت کرنے اور عمر رسیدہ لوگوں کی عزت واحترام کا حکم دیا ہے۔اس سلسلے میں احادیث اور اسلاف کے قول وعمل کے نادر نمونے موجود ہیں۔حضرت ابوہریرہؓ

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا....."من لم يرحم صغيرنا ولم يعرف حق كبيرنا فليس منا" (جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کے حقوق کو نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے) [1]

اس حدیث سے بڑوں کے ادب واحترام نہ کرنے والوں کے لیے سخت تہدید ہے۔ ایسے لوگوں کا رشتہ اسلام سے کمزور ہے۔

نماز ایک اہم رکن ہے،اس میں بھی بوڑھوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔انفرادی نماز میں انسان کو بڑی سورت اور لمبی نماز پڑھنے کی اجازت ہے لیکن جماعت کی نماز میں بوڑھے،کمزور اور بیمار شریک ہوتے ہیں اس لیے امام کو حکم دیا گیا کہ آسانی اختیار کریں اور نماز زیادہ لمبی نہ کریں۔

"عن أبی هريرة ان النبی ﷺ قال إذا أم أحدكم الناس فليخفّف، فإن فيهم الصغير والكبير والضعيف والمريض، فإذا صلى وحده فليصلّ كيف شاء" [2]

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھائے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے (یعنی زیادہ طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں کمزور،بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔

ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امام پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا جو بوڑھے، کمزور اور ضرورت مندوں کا خیال نہ رکھتے ہوئے لمبی نماز پڑھاتے تھے۔چنانچہ صحیحین میں ہے:

"عن قيس بن أبی حازم قال أخبرنی أبو مسعود ان رجلاً قال والله يا رسول الله إنی لاتاخرعن صلاة الغداة من أجل فلان مما يطيل بنا فما رأيت رسول الله ﷺ فی موعظة أشد غضباً منه يومئذ ثم قال إن منكم منفرين فايكم ماصلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف والكبير وذالحاجة" [3]

ترجمہ:"قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ مجھ سے ابو مسعود انصاریؓ نے بیان کیا کہ

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ بخدا میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز میں شریک نہیں ہوتا کیونکہ وہ بہت طویل نماز پڑھاتے ہیں۔ حدیث کے راوی ابومسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی وعظ اور خطبہ کی حالت میں اس دن سے زیادہ غضبناک نہیں دیکھا، پھر اس خطبہ میں آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جو (اپنے غلط طرزِ عمل سے اللہ کے بندوں کو) دور بھگانے والے ہیں، جو کوئی تم میں سے لوگوں کا امام بنے اور ان کو نماز پڑھائے تو اس کے لیے لازم ہے کہ نماز مختصر پڑھائے، کیونکہ ان میں ضعیف بھی ہوتے ہیں اور بوڑھے بھی اور حاجت والے بھی۔''

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاحیات امامت فرمائی۔ مرض الموت میں صحابۂ کرام کے درمیان سب سے معزز ہستی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے امامت کے فریضہ کو انجام دیا۔ یہاں بھی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھے شخص کو فراموش نہیں فرمایا۔ قرآن وحدیث میں مہارت، عمر میں برابری، ہجرت میں سبقت میں سب برابر ہوں تو اس وقت سب سے زیادہ عمر دراز کو امامت کرنی چاہیے۔

''عن ابی مسعود الأنصاری قال : قال رسول الله ﷺ يؤم القوم أقرؤهم لكتاب الله فإن كانوا فى القرأة سواءً، فاعلمهم بالسنة فإن كانوا فى السنة سواءً فأقدمهم هجرة فإن كانوا فى الهجرة سواءً فاقدمهم سناً ولا يؤمن الرجل الرجل فى سلطانه، ولا يقعد فى بيته على تكرمته إلا بإذنه''۴؎

ترجمہ: ''حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جماعت کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو اور اگر اس میں سب یکساں ہوں تو پھر وہ آدمی امامت کرے جو سنت وشریعت کا زیادہ علم رکھتا ہو اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس نے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے، جو سن کے لحاظ سے مقدم ہو اور کوئی آدمی دوسرے آدمی کے حلقۂ سیادت وحکومت میں اس کا امام نہ بنے اور اس کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی خاص جگہ پر اس کی

اجازت کے بغیر نہ بیٹھے۔''

امام بخاریؒ نے کتاب الاذان کے تحت ایک روایت کو ذکر کیا ہے جس میں عمر میں سب سے بڑے کو امامت سپرد کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

''عن مالك بن الحويرث: آتيت النبى ﷺ فى نفر من قومى فأقمنا عنده عشرين ليلة، وكان رحيماً رفيقاً، فلمّا رأى شوقنا إلى أهالينا، قال ارجعوا وكونوا فيهم، وعلموهم وصلوا فإذا حضرت الصلوٰة فليؤذن لكم احدكم وليؤمكم اكبركم''۵؎

ترجمہ : ''حضرت مالک بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبیلہ کے چند افراد کے ہمراہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم آپ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے، آپ انتہائی مہربان اور نرم مزاج تھے۔ چنانچہ جب آپؐ نے دیکھا کہ ہم لوگ اپنے اہل وعیال کی طرف واپس جانے کے مشتاق ہیں تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگ اب واپس چلے جاؤ اور اپنے قبیلے میں ٹھہر کر انہیں دین کی تعلیم دو اور نماز پڑھاؤ، جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

بیہقی نے کتاب الزہد میں حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام میں چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے جنون اور جذام اور برص کو رفع کردیتا ہے، پھر جب پچاس سال کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب نرم فرمادیں گے، پھر جب ساٹھ سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتے ہیں اور آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر جب اسّی سال کو پہنچتا ہے تو اللہ اس کے حسنات کو قبول فرمالیتے ہیں اور اس کی سیئات کو معاف فرمادیتے ہیں، پھر جب نوّے سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتے ہیں اور اس کا نام خدائی قیدی ہوجاتا ہے اور اس کے اہل کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔۶؎

حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ اس حدیث کے رجال ثقات ہیں۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.....

''ان من إجلال الله تعالىٰ إكرام ذي الشيبة المسلم، وحامل القرآن غير الغالي فيه والجافي عنه، وإكرام ذي السلطان المقسط''[7]

ترجمہ: ''اللہ کی عظمت و احترام کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان عمر رسیدہ شخص کا اکرام کیا جائے اور اس قرآن کے حامل و حافظ کا جو اس میں غلو نہ کرنے والا ہو اور نہ اس کو چھوڑنے والا اور عادل بادشاہ کا''۔

جس شخص نے عمر رسیدہ کی عزت کی اس کا بدلہ یہ ہے کہ بڑھاپے میں اس کی بھی عزت کی جائے گی۔

''عن أنس ابن مالك رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اكرم شابٌ شيخاً لسنه الا قيض الله له من يكرمه عند سنه''[8]

ترجمہ: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نوجوان کسی بوڑھے کی عزت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسے شخص کو مامور کرے گا جو اس کے بڑھاپے میں اس کی عزت کرے۔''

جو شخص اسلام کے دائرے میں رہتے ہوئے بوڑھا ہو جائے اور اس کے بال سفید ہو جائیں، اس کو اللہ قیامت میں ایک نور عطا فرمائے گا۔ یہ اس کی عظمت و برائی کی علامت ہوگی جس کی وجہ سے وہ عام لوگوں میں ممتاز ہوگا۔

''عن كعب بن مرة قال سمعت رسول الله ﷺ يقول من شاب شيبة فى الإسلام كانت له نوراً يوم القيامة''[9]

ترجمہ: ''حضرت کعب بن مرہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو نوجوان اسلام میں بوڑھا ہو گیا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا''۔

دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بوڑھے شخص کے لیے ایک سفید بال کے بدلہ ایک نیکی عطا کرے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔

''كتب الله بها حسنة وحط عنه بها خطيئة لأصحاب السنن بلفظ ابى داؤد''[10]

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو شرم آتی ہے اس بات سے کہ اپنے بندے اور بندی کو جب کہ وہ اسلام میں بوڑھے ہوں، عذاب دیں۔[11]

عمر دراز کی عظمت و بڑائی کا تقاضا ہے کہ چھوٹا سلام کرنے میں پہل کرے اور بعض روایتوں میں بڑوں کے ادب و احترام کے لیے کھڑے ہونے اور ہاتھ چومنے کی بابت معلوم ہوتا ہے اور امت کے دیندار و مہذب طبقہ میں اس کا معمول پایا جاتا ہے۔

جب دسترخوان پر ہر عمر کے لوگ جمع ہوں تو کھانا شروع کرنے کے لیے عمر میں سب سے بڑے سے درخواست کی جائے۔ نوجوانوں کو کھانا شروع کرنے میں عمر رسیدہ لوگوں کے شروع کرنے کا انتظار کرنا چاہیے۔

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی کھانے میں شریک ہوتے تو اس وقت تک برتن میں ہاتھ نہیں ڈالتے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست مبارک برتن میں نہ ڈالیں۔[12]

اسی طرح ادب یہ ہے کہ کھانے سے فراغت کے بعد عمر دراز کو سب سے پہلے ہاتھ دھونے کا موقع دیا جائے یا ان کا ہاتھ دھلایا جائے۔ اسی طرح اپنے ہر اجتماعی کام میں اپنے بڑوں کو شریک کرے، ان سے مشورہ کرے۔ ان کی رائے پر عمل کرنے سے کامیابی ملتی ہے اور کام پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے اور اس کام میں برکت ہوتی ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

''البركة من أكابرنا فمن لم يرحم صغيرنا ويجل كبيرنا فليس منا''[13]

ترجمہ: ''برکت اکابر کے ساتھ ہے جو چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

حضرت ابنِ عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الخير مع أكابرنا'' یعنی خیر اکابر کے ساتھ ہے۔[14]

کئی افراد جمع ہوں اور ان کے سامنے کوئی چیز پیش کی جائے اور بڑوں کی عزت و مرتبہ کا

خیال رکھا جائے۔مسلم شریف میں ہے۔

''عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال : أرانی فی المنام أتسوك بسواك وجاء نی رجلان، أحدهما أكبر من الآخر فناولت السواك الأصغر فقیل لی : كبر فدفعته إلى الكبير منهما ''۱۵؎

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مسواک کر رہا ہوں، میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، تو میں نے چھوٹے کو مسواک پیش کیا تو مجھ سے کہا گیا، بڑے کو دیجئے، لہٰذا میں نے وہ مسواک ان دونوں میں سے جو بڑا تھا اس کے حوالے کر دی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے شفقت ومحبت اور رحم وکرم کا معاملہ فرماتے تھے۔ ان کے نقش قدم پر صحابۂ کرام بھی بچوں کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتے تھے۔ بچے بھی اپنے بڑوں کا ادب واحترام کرنے میں اپنی سعادت و نیک بختی سمجھتے تھے۔ کیونکہ ان کی تربیت ایسی ہی کی گئی تھی۔ ایک مرتبہ صحابۂ کرام کے مجمع میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا کہ وہ کون سا درخت ہے جس کی تمام چیزیں کارآمد ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو اس کا جواب معلوم تھا لیکن معمر صحابۂ کرام کی موجودگی میں جواب دینا ادب کے خلاف سمجھا۔

''عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ أخبرونی بشجرة مثلها مثل المسلم تؤتی اكلها كل حين باذن ربها لا تحث ورقها فوقع فی نفسی النخلة فكرهت ان أتكلم و ثم أبوبكر وعمر رضی الله عنهما فلما لم يتكلما، قال النبی ﷺ هی النخلة، فلما خرجت مع أبی قلت يا أبت وقع فی نفسی النخلة قال : ما منعك أن تقولها؟ لوكنت قلتها كان احب الی من كذا وكذا قال ما منعنی إلا لم أرك ولا أبابكر تكلمتما فكرهت ''(۱۶)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام سے فرمایا۔ آپ لوگ ایسے درخت کے بارے میں بتایئے جس کی مثال مسلمان کی

طرح ہے۔ اللہ کے حکم سے ہر موسم میں اس کا پھل آتا ہے، اس کے پتے نہیں گرتے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، میں نے جواب دینا ناپسند کیا اس لیے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ جب میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تو میں نے کہا اے میرے والد! میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کس بات نے تم کو جواب دینے سے روک دیا؟ اگر تم جواب دیتے تو مجھے بیحد خوشی ہوتی۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا میرے لیے کوئی رُکاوٹ نہیں تھی بس اتنا کہ آپ اور حضرت ابوبکرؓ نے جواب نہیں دیا تو میں نے جواب دینا ناپسند کیا''۔

اسلام نے بڑوں کی بے حرمتی کرنے، مذاق اُڑانے، برا بھلا کہنے اور ان پر ہنسنے سے منع کیا ہے اور بڑوں کی توہین کرنے والوں کو منافق قرار دیا ہے۔ طبرانی اپنی کتاب معجم کبیر میں حضرت ابوامامہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ثلاث لا يستخف بهم الا منافق : الشيبة فی الإسلام و ذوالعلم وإمام مقسط.''

ترجمہ: ''تین آدمیوں کی توہین منافق ہی کر سکتا ہے، ایک وہ شخص جو حالتِ اسلام میں بڑھاپے کو پہنچا ہو اور عالم اور عادل امام وبادشاہ''۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام کی اس طرح تربیت فرمائی کہ قرآن وحدیث کی مکمل تعلیمات ان کے اعمال واقوال سے ظاہر ہوتی تھیں گویا کہ وہ قرآن وحدیث کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔ حکیم بن قیس بن عاصم فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے موت کے وقت اپنے بیٹوں کو یوں نصیحت کی:

''عن قتادة سمعت مطرفا عن حكيم بن قيس بن عاصم أن أباه أوصى عند موته بينه فقال اتقوا الله وسوّدوا أكبرهم فإن القوم إذا سوّدوا أكبرهم خلفوا أباهم وإذا سودوا أصغرهم أزرى بهم ذلك فی أكفائهم وعليكم بالمال واصطناعه فانه منبهة لكريم ويستغنی به عن اللئيم وإياكم ومسألة الناس، فانهما من آخر كسب الرجل وإذا مت فلا تنوحوا فإنه لم ينح علی رسول الله ﷺ وإذا مت فادفنونی بأرض لا

تسعیر بدفنی بکر بن وائل فإنی کنت أغافلھم فی الجاھلیة ‘‘ ۱۷

ترجمہ: ’’حضرت قتادہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے مطرف سے سنا وہ حکیم بن قیس بن عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا، اللہ سے ڈرو اور اپنے بڑوں کو سردار بناؤ۔ جب قوم اپنے بڑوں کو سردار بناتی ہے تو اپنے آباء واجداد سے آگے نکل جاتی ہے اور جب اپنے چھوٹے کو سردار بناتی ہے وہ اپنے ہمعصروں میں ذلیل ورسوا ہوتی ہے۔ تم پر مال حاصل کرنا اور اس کی حفاظت کرنا لازم ہے۔ مال شریعت کے لیے زینت ہے اور وہ اس کے ذریعہ سے کمینہ سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے بچو‘‘۔

ایک بوڑھا شخص چاہے اس کا تعلق کسی بھی قوم ووطن سے ہو، کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو اس کے ادب واحترام کرنے کا اسلام حکم دیتا ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’إذا أتاکم کبیر قوم فأکرموہ، رواہ الطبرانی ‘‘(یعنی جب تمہارے پاس کسی قوم کا بڑا آدمی آئے تو تم ان کا اکرام کرو) ۱۸

قاضی ابو یوسف نے ’’کتاب الخراج‘‘ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے دیکھا ایک بوڑھا جو اندھا بھی تھا ایک دروازے پر کھڑا بھیک مانگ رہا تھا۔ حضرت عمرؓ نے پیچھے سے اس کے بازو پر ہاتھ مارا اور پوچھا تم کو بھیک مانگنے کی ضرورت کیوں پڑی؟ اس نے کہا جزیہ ادا کرنے، اپنی ضرورت پوری کرنے اور اپنی عمر کے سبب بھیک مانگ رہا ہوں۔ حضرت عمرؓ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لائے اور اپنے گھر سے کچھ دیا، پھر اس کو بیت المال کے خزانچی کے پاس بھیجا اور کہلوایا کہ اس کو اور اس جیسے لوگوں کو دیکھو! خدا کی قسم ہم انصاف نہیں کریں گے، اگر ہم اس کی جوانی کی کمائی کھائیں اور اس کے بوڑھے ہونے پر اس کی مدد چھوڑ دیں۔ قرآن میں صدقہ کی اجازت فقراء اور مساکین کے لیے ہے۔ فقراء تو وہی لوگ ہیں جو مسلمان ہیں اور یہ لوگ مساکین اہلِ کتاب میں ہیں، ان سے جزیہ نہ لیا جائے۔ ۱۹

اسلام پورے عالم میں امن وآشتی چاہتا ہے۔ برائیوں وگمراہیوں کا خاتمہ چاہتا ہے۔ شرک وبدعات، اوہام وخرافات، قتل وغارتگری اور زنا و بے حیائی سے عالمِ انسانیت کو محفوظ و پاک

رکھنا چاہتا ہے۔ اس لیے تمام انسانوں تک اسلام کی ابدی ولازوال دولت پہنچانا امتِ مسلمہ کی ذمہ داری ہے۔ ’’ادع إلی سبیل ربہ بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلھم بالتی ھی أحسن. ‘‘ ۲۰ ترجمہ ’’اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان کے ساتھ بحث کرو بہترین طریقے پر‘‘۔

یہ بھی تعلیم ہے کہ ’’لا إکراہ فی الدین ‘‘ دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ لیکن اس کے باوجود حق وباطل میں معرکہ آرائی روزِ اوّل سے جاری ہے۔ حق کے سامنے باطل نے سینہ سپر ہونے کی کوشش کی ہے۔ اس موقع پر بھی اسلام نے بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے اور عورتوں کی طرف نگاہِ بد ڈالنے سے منع کیا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جس خطہ میں تشریف لے گئے، آپ حضرات کے اعلیٰ اخلاق وکردار کی وجہ سے ان کی موجودگی کو باعثِ خیر وعافیت اور سعادت ونیک بختی خیال کیا گیا۔

الغرض اسلام نے عمر رسیدہ و بزرگ کی عزت واحترام کا حکم دیتے ہوئے ان کی موجودگی کو معاشرہ کے لیے خیر وبرکت کا بہترین ذریعہ قرار دیا ہے۔ ایک بوڑھا شخص چاہے کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو، اس کا کوئی بھی وطن ہو، اس کا تعلق کسی بھی نسل و برادری سے ہو، اس کی عزت وتوقیر اور ادب واحترام کرنے کی اسلام نے تاکید کی ہے۔ جو کوئی ان کی عزت واحترام کو نا قابلِ اعتناء سمجھتا ہے، اس کا اسلام سے تعلق ووابستگی کمزور ہے۔ دنیا میں بوڑھے وعمر دراز ادب واحترام اور عزت ووقعت کے مستحق ہیں اور آخرت میں ان کو ایک نور سے نوازا جائے گا جوان کے لیے عزت وتکریم کا باعث ہوگا۔ اللہ ہر سفید بال کے بدلے ان کو ایک نیکی عطا کرے گا اور ایک گناہ کو مٹائے گا۔

عمر رسیدہ و بوڑھوں کی قدر ومنزلت اور عزت واحترام اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ اللہ ان کو آخرت میں ایک نور عطا فرمائے گا جس کی وجہ سے وہ اور لوگوں میں ممتاز ہوگا، یہ ان کی بڑائی اور عظمت کی نشانی ہوگی۔ اللہ ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھے گا۔ دنیاوی معاشرہ میں بھی ان کی موجودگی خیر وبرکت کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا ان کے ادب واحترام، سکون واطمینان اور ان کے حقوق کی ادائیگی کے لیے عمومی تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔ امتِ مسلمہ کو انسانی برادری کے سامنے قابلِ

تقلیدنمونہ پیش کرتے ہوئے قائدانہ رول ادا کرنا چاہیے۔وما توفیقی الا باللّٰه وعلیه توکلت والیه انیب.

مراجع:

١. الادب المفرد للبخاری ١٢٩ عالم الکتب بیروت، حدیث نمبر ٣٥٦

٢. صحیح مسلم، حدیث نمبر ٤٦٧، الجزء الاول صـ٣٤١.

٣. بخاری ومسلم

٤. مسلم، حدیث نمبر ٦٧٣ المراد بسلطانه محل ولایته أو الموضع الذی یختص به.

٥. بخاری فی کتاب الاذان، باب من قال لیوذن فی السفر موذن واحد، حدیث نمبر ٦٠٢، ج١/٢٢٦، مؤسسة علوم القرآن عجمان

٦. سنن البیهقی.

٧. الأدب المفرد ١٢٩ حـ٣٥٩

٨. سنن الترمذی حدیث نمبر ٢٠٢٢، وفی سنده یزید بن بیان العقیلی وهو ضعیف والراوی عنه وهو أبو الرحال الأنصاری ضعیف أیضاً. هذا حدیث غریب ٣٢٧/٤.

٩. سنن أبی داؤد حـ٤٨٤٣. سنن الترمذی حـ١٦٣٤، ١٤٧/٤

١٠. جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد صـ٨١٨

١١. کنز العمال ٦٧٢/١٠

١٢. صحیح مسلم

١٣. رواه الطبرانی. مجمع الزوائد ١٥/٨ دار الکتاب العربی بیروت

١٤. مجمع الزوائد ١٥/٨، باب الخیر والبرکة مع الأکابر

١٥. صحیح مسلم حـ٢٢٧١، رواه مسلم مسنداً والبخاری تعلیقاً.

١٦. الأدب المفرد حـ٣٦٢، باب إذا یتکلم الکبیر هل لأصغر أن یتکلم.

١٧. الأدب المفرد صـ١٣٢، حـ٣٦٣ باب تسوید الأکابر

١٨. رواه الطبرانی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ١٦/٨ باب اکرام الکریم

١٩. سیرة النبی ٣٤٠/٦

٢٠. سورة النحل: ١٢٥

کچھ مصنف کے بارے میں

نام : محمد شمشاد ندوی بن حاجی محمد یونس

آبائی وطن : رامپور کیشو، ضلع شیوہر (سابق سیتامڑھی) بہار

مولود : ۱۴ر ستمبر ۱۹۷۱ء

سکونت : جے پور

تعلیم : (الف) فاضل دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ (یوپی)

(ب) تخصص فی الفقه والقضاء(امارتِ شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ(بہار)

(ج) ایم اے ودیگر کورسیز

موجودہ ذمہ داریاں: (الف) استاذ جامعۃ الہدایہ، جے پور (راجستھان)

(ب) معاون مدیر: ماہنامہ ''ہدایت'' جے پور

(ج) جنرل سکریٹری: الکریم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر ٹرسٹ، شوہر (بہار)

(د) سرپرست: انجمن اصلاح المسلمین، رامپور کیشو، شیوہر (بہار)

تصنیفات: علمی وفکری، دعوتی واصلاحی اورادبی وسوانحی موضوعات پر دوسو سے زیادہ مضامین و مقالات مختلف رسائل واخبارات میں شائع ہو چکے ہیں، ان کے ساتھ ہی چند کتابیں شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں، بعض زیر طبع ہیں۔ فی الوقت کل تصنیفات حسب ذیل ہیں۔

جہیز ایک ناسور، ہندوستان میں عورتوں کو درپیش مسائل ومشکلات، اصلاحِ معاشرہ اوراسلام ، مثالی خاندان جان ومال اور عزت کی قدر وقیمت ، اسلام کا نظام طلاق ، چند عظیم شخصیات، ارکانِ اسلام، یادِ رفتگاں مہد سے لحد تک، اسلام کا نظام تجارت، اصلاح معاشرہ اوراسلام (جلد دوم)، نقوشِ ہدایت، منتخب احادیث مع ترجمہ، مدارس اسلامیہ اورجدید تقاضے، تحفۃ الاطفال، چراغ راہ، حقوق العباد، مطالعۂ کتب، اسلامی معلومات، جہیز علماء اسلام کی نظر میں، رشوت کی شرعی حیثیت، ۱۰۰ مسلم مجاہدین آزادی، نعت رسول اکرم ﷺ، اسلامی معاشرہ، مدارس اسلامیہ کے طلبہ: خصوصیات اور مواقع، چمن چمن کے پھول (پسندیدہ اشعار کا مجموعہ)، عورت اسلامی معاشرہ میں

کانفرنس وسیمینار: متعدد علمی وادبی، فقہی وملی سیمینار وکانفرنس اور سمپوزیموں میں شریک ہوتے رہے ہیں، جہاں علماء ودانشوران اور ماہرین فن سے ملاقات واستفادہ کے مواقع حاصل ہوئے۔

رابطہ:

Mohammed Shamshad Nadwi

Q-7,Jamia tul Hidaya, Ramgarh Road, Jaipur - 302 027 (Rajasthan) INDIA

Mob; , 9829158105, Phone : 0141-2174785

E-mail mdshamshadnadwi@gmail.com